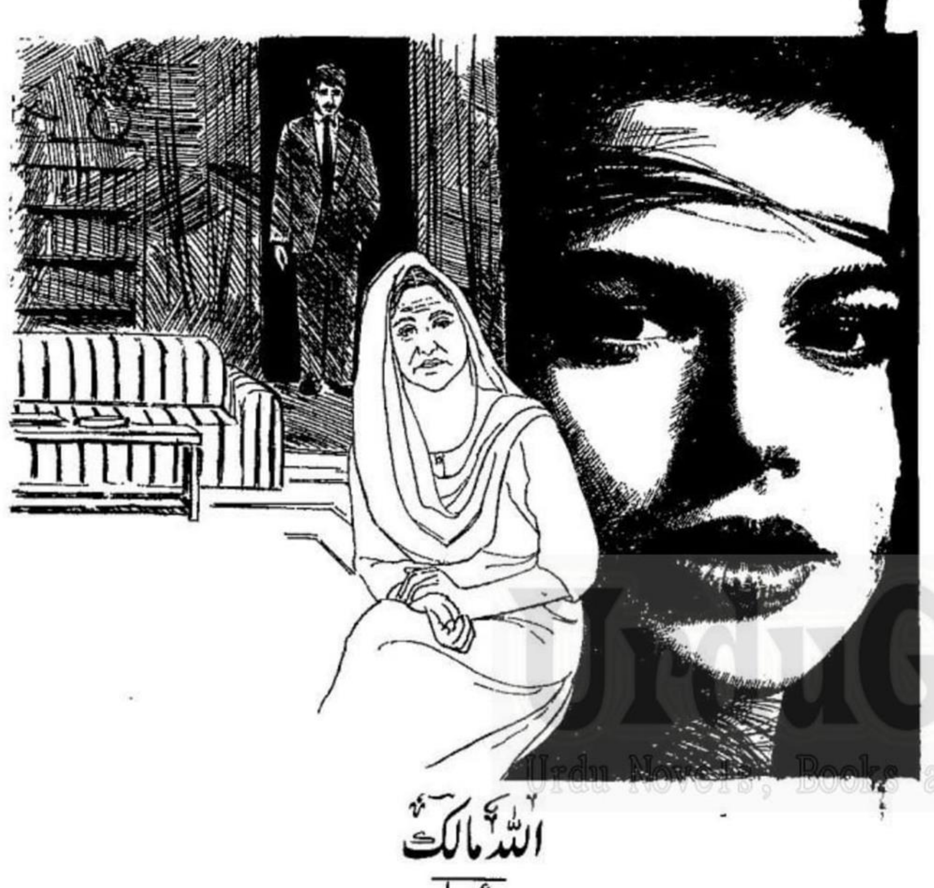


اللہ مالک

ہما علی

سوچوں میں گم آمنہ اپنی ٹیلی فون ڈائری کے اوراق پلٹ رہی تھیں، ڈھونڈ رہی تھیں کوئی ایسا نمبر جسے کافی دنوں سے فون نہ کیا ہو پھر ایک صفحے پر ایک اجنبی نام کے ساتھ ایک نمبر لکھا ہوا تھا۔

وہ سوچنے لگیں کہ یہ نمبر کس نے دیا تھا؟ کوئی حوالہ یاد نہیں آ رہا تھا۔ ''چلو خیر نمبر ملا کر دیکھتی ہوں۔''

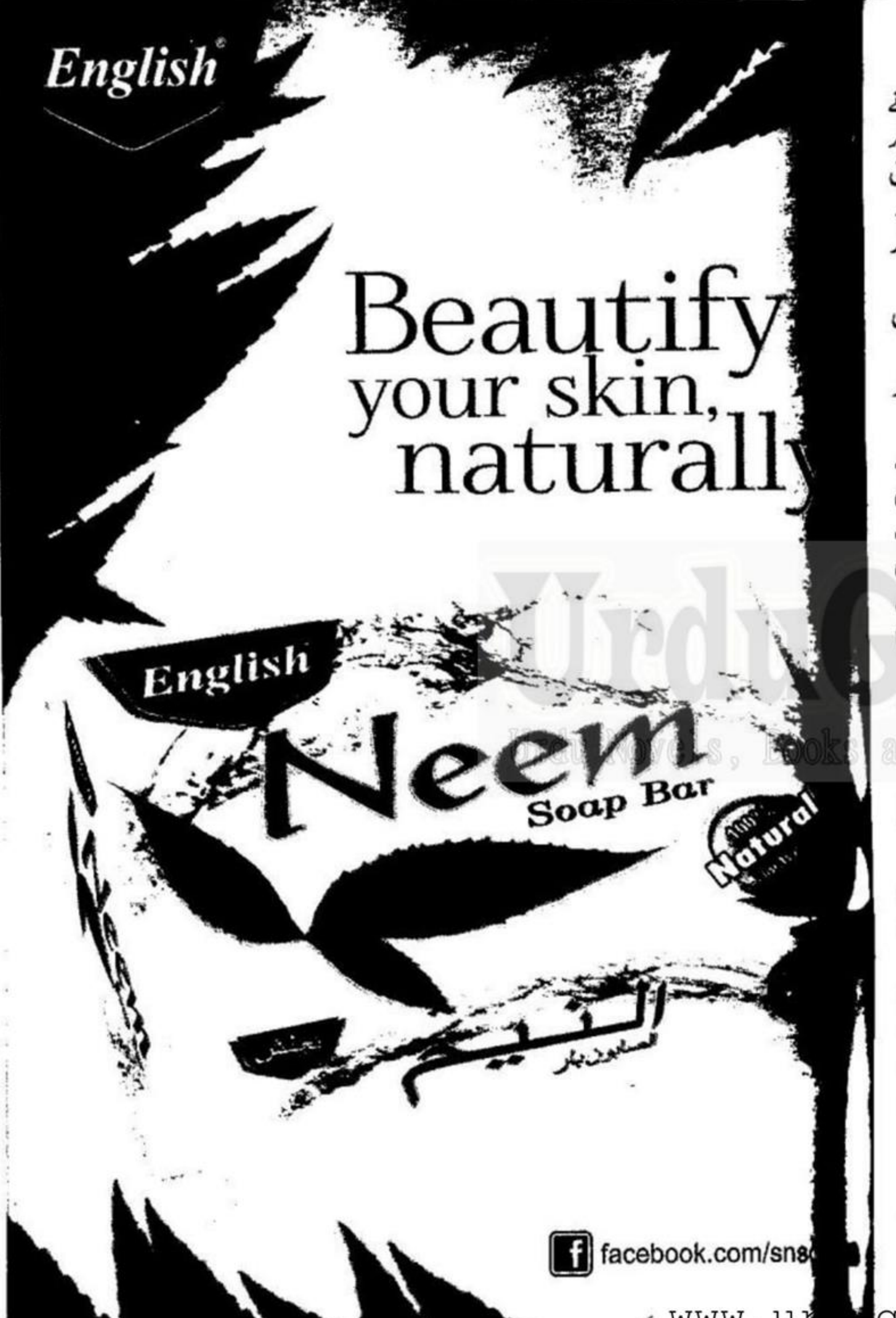
یہ نمبر کسی مسز طارق کا تھا جو فی سبیل اللہ بچیوں کے رشتے کروائی تھیں۔

بسم اللہ پڑھ کر آمنہ نے نمبر ملائے اور دوسری طرف سے فون اٹینڈ کرنے کا انتظار کرنے لگیں۔ گھنٹی مسلسل بج رہی تھی آخر پانچویں گھنٹی کے بعد ایک نرم سی آواز نے ہیلو کہا تو آمنہ کا حوصلہ بڑھ گیا۔

''السلام علیکم! جی میں آمنہ بول رہی ہوں۔ مسز طارق سے بات کرنی تھی۔''

''جی، جی بول رہی ہوں، کہیے کیسے یاد کیا؟''

دوسری طرف سے مسز طارق نے جواب دیا۔ آمنہ اب خود کو سنبھال رہی تھیں کہ بات کہاں سے شروع کریں یوں تو اب کہانی سناتے، سناتے ازبر ہو چکی تھی مگر آج وہ



شاید کچھ زیادہ ہی مایوس تھیں۔

''میں اپنی بیٹی کے رشتے کے سلسلے میں بات کرنا چاہ رہی تھی۔''

''اچھا بتایئے کیا پڑھا ہے آپ کی بیٹی نے؟''

''وہ میری بیٹی نے ماسٹرز کیا ہے بس کوئی اچھی فیملی ہو تو بتائیں۔''

''جی، آمنہ بہن رشتے تو ہر طرح کے ہیں، آپ اپنی بیٹی کے بارے میں بتائیں رنگ، عمر، قد جسامت وغیرہ......'' بولتے، بولتے مسز طارق ذرا دیر کو رکیں۔ ''برا نہ مانیے گا آمنہ یہ سب تو لڑکے والے پوچھتے ہیں ورنہ لڑکیاں تو سب کی ہی پیاری ہوتی ہیں۔'' مسز طارق نے اپنی بات کی وضاحت کی۔

''جی، میں سمجھ سکتی ہوں۔'' پھر آمنہ نے پوری تفصیل سے مسز طارق کو آگاہ کیا پھر بات کو ذرا آگے بڑھاتے ہوئے بولیں۔ ''مسز طارق بات دراصل یہ ہے کہ ہم نے بیٹی کا نکاح کیا تھا جو ڈیڑھ ماہ رہا لڑکا باہر تھا مگر وہ لوگ بہت ہی demanding تھے یوں رخصتی سے پہلے ہی طلاق ہو گئی۔''

''ارے بالکل پریشان نہ ہوں آمنہ، آج کل تو یہ بڑی عام سی بات ہو گئی ہے کہ نکاح ہوا اور طلاق ہو گئی، یقین کریں میرے پاس ایسی چھ لڑکیوں کے کیسز ہیں، شکر کریں اللہ نے آپ کو برے لوگوں سے بچالیا۔ آپ بالکل پریشان نہ ہوں میں انشاء اللہ بہت اچھا رشتہ بتاؤں گی۔ آپ کے معیار کے مطابق بس آپ ایسا کریں میرے اسی نمبر پر بیٹی کی تصویر اور تمام تفصیلات سینڈ کردیں۔ ویسے آپ کی ڈیمانڈ کیا ہے؟'' مسز طارق نے پوچھا۔

''بس فیملی بھی پڑھی لکھی ہو شریف لوگ ہوں، لڑکا ایجوکیٹڈ ہو اور سیٹلڈ...... ہاں لڑکے کی تعلیم پر میں کمپرومائز نہیں کروں گی۔''

''چلیں ٹھیک ہے جیسے ہی کوئی فیملی آپ کے معیار کے مطابق ملے گی تو ضرور آپ سے رابطہ کروں گی ویسے میری ایک جاننے والی ہیں وہ بھی match maker ہیں مگر وہ پیسے لیتی ہیں۔''

''مجھے آپ ان کا نمبر دے دیں۔'' آمنہ نے لپک کر کہا۔ دل میں سوچا کہ چلو چند ہزار میں بھی اگر ایک اچھا گھر، اچھا بر مل جائے تو برا نہیں...... مسز طارق فون پر ان خاتون کا نمبر لکھوانے لگیں۔ وہ بتا رہی تھیں۔

''یہ مسز قاضی ہیں آپ انہیں میرا حوالہ دے کر بات کرلیں انشاء اللہ آپ کا کام ہو جائے گا۔''

''جی بہت شکریہ آپ کا میں ابھی فون کرتی ہوں ویسے آپ بھی نظر میں رکھیے گا۔''

''ہاں جی کیوں نہیں...... اللہ حافظ......'' کہہ کر آمنہ نے فون بند کردیا۔

ایک نیا نمبر ایک نئی امید بن گیا آمنہ میں جیسے جان پڑ گئی۔ ''شاید ان کے پاس کوئی اچھا رشتہ مل جائے۔'' نئے حوصلے اور ہمت سے فون ملایا۔ رنگ ٹون پر کسی گانے کی دھن لگی تھی سننے میں تو بھلی لگ رہی تھی مگر آمنہ کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ جلدی سے فون اٹھالیں۔ آخر کافی دیر کے بعد ہیلو کی آواز آئی اور ایسا لگ رہا تھا کہ وہ کچھ کھاتے ہوئے بول رہی ہیں۔

''ہیلو...... السلام علیکم مسز قاضی بول رہی ہیں؟''

''ہاں جی بول رہی ہوں آپ کون؟''

''جی میں آمنہ بات کر رہی ہوں۔''

''اچھا ٹھیک ہے آمنہ فرمائیں۔'' لہجہ کافی کاروباری سا تھا۔

''مجھے آپ کا نمبر مسز طارق نے دیا تھا، دراصل مجھے اپنی بیٹی کے لیے مناسب رشتہ چاہیے، مسز طارق بتا رہی تھیں کہ آپ کی کچھ فیس بھی ہے۔''

''ہاں جی بالکل ہے، اب دیکھیں ناں اتنے فون کرنے ہوتے ہیں پھر ٹیکسی پر آنا، جانا خرچہ تو ہوتا ہے، ایڈوانس میں لیتی ہوں، پانچ ہزار، تیس ہزار رشتہ طے ہو جانے پر۔ آپ بتائیں آپ کو کیسا رشتہ چاہیے؟ پہلے اپنی بیٹی کے متعلق بتائیں۔''

آمنہ نے رٹا ہوا سبق فر، فر دہرا دیا۔

''اچھا ٹھیک ہے اب یہ بتائیں آپ اردو

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

...پیکنگ ہیں یا پنجابی، سندھی اور ہاں اپنی کاسٹ بھی ...تادیں۔‘‘

’’ویسے تو ہم لوگ اردو اسپیکنگ ہیں مگر ہم سب ...ستانی ہیں دوسری کمیونٹی بھی ہو کوئی بات نہیں، بس ...گ پڑھے لکھے ہوں، لالچی نہ ہوں، دولت کی ہمیں کوئی لالچ نہیں ہے۔‘‘

’’ٹھیک ہے آپ اسی نمبر پر لڑکی کی تصویر مع ساری تفصیل مجھے واٹس ایپ کردیں۔‘‘

’’جی وہ تو میں سینڈ کردوں گی، ابھی آپ کے ...اس جو رشتے ہیں آپ ان کے متعلق بھی کچھ بتائیں۔‘‘ آمنہ نے بڑی دھیمی آواز سے پوچھا۔

’’اوہو وہ تو میں بتادوں گی مگر پہلے لڑکی تو دیکھ ...وں۔ پھر اس کے مطابق ہی بتاؤں گی ناں...... ویسے ...لاق کیوں ہوئی؟‘‘ سوال ایسے کیا تھا جیسے پتھر مارا ہو۔

’’جی، میں نے آپ کو بتایا تو ہے کہ وہ لوگ ...ے لالچی تھے۔‘‘

’’اچھا، اچھا دو لڑکوں کے رشتے ہیں۔‘‘ مسز ...اضی نے اپنی پٹاری کھولنی شروع کی۔

’’ایک تو سعودیہ میں ہوتا ہے، پانچ سال شادی ...ئی، بچہ وچہ کچھ نہیں بڑے پیسے والا ہے، دوسری شادی کرنا چاہتا ہے۔ آپ راضی ہوں تو بات کروں، ...ر بھی زیادہ نہیں صرف چالیس کا ہے۔‘‘ آمنہ تو سن ہی ...وگئیں۔ گھبرا کر بولیں۔

’’نہیں، نہیں بھئی ایسے رشتے تو نہ بتائیں، میری ...ی کنواری ہے پھر عمر بھی زیادہ نہیں ہے، کوئی جوڑ بھی تو ...وا آخر۔‘‘

’’اچھا آپ ایسا کریں میری سہیلی ہے اس سے رابطہ کریں، اس کے پاس پڑھے لکھے رشتے ہیں۔‘‘ آمنہ نے ٹوٹے، تھکے لہجے میں نمبر مانگا اور شکریہ کہہ کر فون بند کردیا تھا۔

’’غضب خدا کا کیسے منہ پھاڑ کر پیسے مانگتی ہیں ...ور رشتہ کیا بتارہی تھیں، خیر اللہ مالک ہے۔‘‘

مسز قاضی سے لیا ہوا نمبر ملایا، رابطہ ہوتے ہی پوچھا۔

حسین ’’پاکیزہ‘‘ کے نام

چاند سا اک چمکتا چہرہ ہو
دل پہ ہر دم خوشی کا پہرہ ہو
آسمانوں پہ نیلے بادل ہوں
من کا موسم سدا سنہرا ہو
سرد رُت میں ہوا بھٹکتی ہو
ہر طرف خوشیوں کا ڈیرا ہو
ہر سُو چھم، چھم برستا ساون ہو
رنگ مہتاب سا سویرا ہو
کوک کوئل کی کانوں میں اترے
سامنے میرے تیرا چہرہ ہو

کلام: نگہت غفار، کراچی

’’آپ سعدیہ بول رہی ہیں؟

’’ہاں بات کررہی ہوں۔‘‘ کافی پھٹی ہوئی آواز تھی اپنی سہیلی سے بھی برا لہجہ تھا۔ آمنہ نے اپنا تعارف کروایا مسز قاضی کے ریفرنس سے سعدیہ نے بھی وہ ہی فرمائش کی کہ اپنی فیملی کے متعلق بتائیں۔ سارا قصہ پھر دُہرایا تو سن کر فرمانے لگیں۔

’’ایک تو آپ کی بیٹی کی عمر زیادہ ہے پھر طلاقن بھی ہے، میری بہن لوگ تو تئیس، چوبیس سال کی لڑکی مانگتے ہیں۔ اب کنوارے رشتے تو ملنے سے رہے۔‘‘

’’مگر بیٹی تو میری کنواری ہی ہے۔ رخصتی تو نہیں ہوئی تھی ناں۔‘‘ آمنہ نے تھوڑا سا احتجاج کیا۔

’’اوہو یہ تو آپ کہہ رہی ہیں ناں۔‘‘ یہ جملہ سن کر آمنہ کے دل پر چوٹ لگی مگر سہہ گئیں اور بات جاری رکھتے ہوئے بولیں۔

’’یہ بات صرف میں ہی نہیں کہہ رہی بات تو سارے خاندان تو کیا جہاں ہم رہتے ہیں سب کو پتا ہے۔ آپ بے شک پوچھ لیں کسی سے بھی۔‘‘ آمنہ کا بی پی

......لگتا تھا بڑھنے لگا ہے، جبھی تو آواز بھی ذرا اونچی ہوگئی تھی۔ دوسری طرف سے ناراضی کا اظہار ہوا۔

''آپ مجھ پر خفا کیوں ہو رہی ہیں، میں تو حقیقت بتا رہی ہوں۔''

آمنہ کو احساس ہوا کہ وہ کچھ زیادہ ہی بول گئیں اور وہ بھی ترش لہجے میں لہٰذا معذرت کرنے لگیں۔

''میرا مطلب آپ کو غلط سمجھنے کا نہیں تھا۔ ہاں، آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں لڑکے والوں کے دماغ بہت اونچے ہوتے ہیں بس میں تو یہ کہہ رہی تھی کہ کوئی suitable match ہو تو ضرور خیال رکھیے گا۔''

''ہاں جی آپ فکر ہی نہیں کریں۔ بس آپ نے مجھے کہہ دیا کام کرنے کو تو سمجھیں آپ کا کام ہو گیا۔'' لہجہ پھر کاروباری ہو گیا تھا۔

''ابھی پچھلے دنوں دو رشتے کروائے ہیں میں نے ویسے آپ بیگم بخاری کو جانتی ہیں؟''

''نہیں، میں تو نہیں جانتی یہ کہاں ہوتی ہیں؟ ان کا نمبر دے سکتی ہیں آپ؟'' آمنہ نے پوچھا اس آس پر کہ شاید یہاں ہی بات بن جائے۔ سعدیہ نے نمبر دے دیا اور ساتھ ہی تاکید بھی کر دی کہ میرے اسی نمبر پر اپنی بیٹی کی تصویر ضرور سینڈ کر دیں۔

شکریہ کہہ کر فون بند ہی کیا تھا اور نمبر ملانے کا ارادہ کر ہی رہی تھیں کہ ظہر کی اذان سن کر ارادہ بدل دیا کہ پہلے اپنے رب کے حضور سجدہ کر لیں پھر دنیا کے نہ ختم ہونے والے کام نمٹائیں گی۔

نماز سے فارغ ہو کر دعا کرنے بیٹھیں تو پتا ہی نہیں چلا کہ کب آنسو بہہ نکلے، ہونٹ ہل رہے تھے صرف اپنے رب سے مانگ رہی تھیں۔ کوئی شکوہ، زبان پر نہیں تھا۔

''میرے اللہ میں تیری رضا میں راضی ہوں تو نے پیدا کیا ہے تو ہی سب کا نصیب لکھنے والا ہے۔ تو ستر ماؤں سے زیادہ اپنی مخلوق سے پیار کرتا ہے تو نے یقیناً میری بیٹی کا نصیب بھی بہت اچھا لکھا ہوگا۔ نہ میرے اعمال ایسے کہ تجھے ان کا واسطہ دوں، نہ میری عبادتیں ایسی...... ہاں ایک بھروسا ہے تجھ پر جو بلا کسی جبر کے کرتی ہوں، بس اسی بھروسے کے صدقے میں میرے رب العزت میری دعائیں قبول کر لے تو، تو ہر چیز پر قادر ہے، تیرے خزانے میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے جو میری بیٹی کا نصیب ہے اسے گھر بھیج دے، میرے مالک ہماری آزمائشوں کو ختم کر دے۔ میرے ان خالی ہاتھوں کو اپنے لطف و کرم سے بھر دے۔ یا اللہ میری بیٹی کے دکھوں، غموں اور آنسوؤں کو دائمی خوشیوں میں بدل دے۔ آمین ثم آمین......''

اپنے اللہ سے باتیں کر کے دل جیسے ٹھہر گیا ایک سکون سا محسوس ہونے لگا سوچا۔ ''یہ تو سب اللہ کے کرنے کے کام ہیں زندگی دینا، زندگی لینا، اولاد جیسی نعمت کا عطا کرنا اور جوڑے بھی تو آسمانوں پر اسی نے بنائے ہیں، جب میں اس قادرِ مطلق پر بھروسا کرتی ہوں تو پریشانی کیسی؟'' پھر خود ہی سے ہم کلامی کرتی رہیں...... ''لیکن اللہ نے یہ بھی تو کہا ہے کہ پہلے کوشش کرو پھر توکل بھی کرو۔ ہاں کوشش کرنا فرض ہے۔'' یہ سوچ کر پھر فون اٹھایا اور نمبر ڈائل کیا دوسری طرف سے رابطہ ہوتے ہی پوچھا۔

''بیگم بخاری سے بات ہو سکتی ہے؟''

''جی بات کر رہی ہوں لیکن معذرت چاہتی ہوں ابھی بات نہیں کر سکتی دراصل میرے سسر کی حالت بہت خراب ہے، میں انہیں اسپتال لے کر جا رہی ہوں پھر بات ہوگی۔''

''جی اچھا کوئی بات نہیں......'' آمنہ نے مایوسی سے کہا اور فون ہاتھ میں لے کر کچھ سوچنے لگیں۔

اچانک سامنے میز پر رکھے اخبار پر نظر پڑی آج تو لگتا تھا جیسے آمنہ رشتہ ڈھونڈ کر ہی دم لیں۔ ضرورتِ رشتہ کا کالم نکالا، ایک ایک کر کے پڑھنے شروع کیے زیادہ تر رشتے لڑکیوں ہی کے تھے۔

ایک رشتہ دل کو لگا سوچا اور اس کو ٹرائی کرتی ہوں، لڑکا MBA ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب، دو مہینے شادی رہی اور ختم ہو گئی۔ نمبر ملایا دوسری طرف سے کسی مرد نے اٹھایا۔

''ہیلو، جی یہ آپ کا ایڈ دیکھا تھا اخبار میں۔''

''ہاں جی ہم نے دیا ہے۔''

''اچھا یہ آپ کے بیٹے ہیں یا بھائی کچھ بتائیں ان کے بارے میں۔'' آمنہ نے بات شروع کی۔

''جی میں خود ہوں، میری شادی ہوئی دو مہینے رہی پر شادی کے بعد پتا چلا کہ لڑکی کو پاگل پن کے دورے پڑتے ہیں، اب آپ ہی بتائیں طلاق نہ دیتا تو کیا کرتا؟''

''بڑا افسوس ہوا۔'' آمنہ بولیں۔

''ویسے آپ کی عمر کیا ہے؟''

''میں جی چالیس کا ابھی ہوا ہوں، بڑی اچھی میری جاب ہے، گاڑی ہے، اپنا گھر ہے، آپ بتائیں اپنے بارے میں۔'' مرد نے پوچھا۔ آمنہ نے بغیر کچھ کہے فون بند کر دیا اور دل میں سوچا بھلا ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ لڑکی پاگل ہو اور پتا نہ چلے ایک ضرورتِ رشتہ کا اشتہار الگ سے دیا ہوا تھا، لڑکا انجینئر لکھا تھا، شادی ہونے سے پہلے ہی طلاق ہو گئی تھی، آمنہ نے سوچا یہ تو ہمارا والا ہی کیس ہے چلو دیکھتی ہوں۔ ڈیمانڈ بھی کوئی خاص نہ تھی بس شریف لوگ اور گھریلو لڑکی مانگی تھی۔ جلدی سے نمبر ملایا مگر انگیج جا رہا تھا، دوسری دفعہ بھی رابطہ نہ ہوا۔ تیسری دفعہ کہیں جا کر فون ملا۔

''السلام علیکم میں آپ کا اشتہار دیکھ رہی تھی کچھ بتائیں گی کہ شادی کیوں نہ ہو سکی۔'' آمنہ نے اس دفعہ ڈائریکٹ ہی پوچھا۔ دوسری طرف کوئی خاتون تھیں بولیں۔

''بہن کیا بتاؤں بڑے لالچی لوگ تھے۔''

''لڑکی والے لالچی......؟ بڑے اچنبھے کی بات ہے میرا تو خیال تھا کہ صرف لڑکے والے لالچی ہوتے ہیں۔'' آمنہ بیچ میں بول پڑیں۔

''نہیں جی، ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں، جب رشتہ کیا تو ہم سے کہنے لگے کہ لڑکی کے نام ہزار گز کا پلاٹ ہے اور جب شادی ہونے لگی تو مکر گئے۔ میرے بیٹے کو تو بڑا غصہ آیا کہ اتنے جھوٹے اور لالچی لوگ بس اسی بات پر رشتہ ختم ہو گیا۔ میرا بیٹا جھوٹ برداشت نہیں کر سکتا۔ بہن آپ اپنے بارے میں کچھ بتائیں۔''

آمنہ تو بالکل سناٹے میں تھیں۔

''وہ میں نے تو ویسے ہی فون ملایا تھا۔''

''خواہ مخواہ آپ نے میرا ٹائم برباد کیا۔'' خاتون نے غصے سے فون پٹخ دیا۔

آمنہ سخت شش و پنج میں تھیں۔ ابھی تک فون ہاتھ میں لیے بیٹھی تھیں۔ آج اتوار کا دن تھا اور ان کی بیٹی عنایہ بھی گھر پر تھی۔ وہ دیکھ رہی تھی کہ کافی گھنٹوں سے ماں نے p.c.o کھول رکھا ہے۔

عنایہ، ماں کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔ ماں کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر چوما، اپنے چہرے سے لگایا وہ ماں کی کیفیت سمجھتی تھی اس لیے ناراض ہوئے بغیر بولی۔

''اللہ کے واسطے امی مجھے اشتہار بنا کر بانٹنا بند کر دیں۔ میں کیا آپ پر بوجھ ہوں؟ آپ اور بابا نے مجھے اس قابل کیا کہ میں اپنے قدموں پر کھڑی ہوں، اچھی جاب ہے، کسی چیز کی کمی ہے؟ آپ اب تک کتنے ہزاروں روپے مختلف عورتوں کو دے چکی ہیں اور شاید آدھے پاکستان کو میری تصویر بھیج چکی ہیں اور میری داستان سنا چکی ہیں۔ پلیز امی، اب بس کر دیں جو میرا نصیب ہوگا وہ مجھے مل جائے گا۔ میری خودداری کو ٹھیس نہ پہنچائیں۔ اللہ کے واسطے میری کہانی سنانا بند کر دیں۔''

عنایہ کی آنکھوں میں التجائیں بھی تھیں اور آنسو بھی۔

''میں نے اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا ہے آپ بھی اسی پر بھروسا رکھیں، میں بھی انتظار کروں گی اس کی رحمت کا اور آپ بھی کریں۔''

ہلکی، ہلکی سسکیوں میں عنایہ کا سارا بدن لرز رہا تھا۔

آمنہ تو جیسے بالکل گنگ ہو گئی تھیں۔ بیٹی کو سینے سے لگایا اور دیر تک تھپکتی رہیں، دونوں کی آنکھوں سے لگتا تھا آنسو نہیں بلکہ سب دکھ، درد بہہ نکلے تھے، آمنہ کو لگا جیسے ان کا دل دھڑک نہیں رہا بلکہ ورد کر رہا ہو حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ٥ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر ٥